راس نہ آئینگی تجھے وقت کی باغبانیاں | آنکھ اٹھا اشارۂ رنگِ چمن کچھ اور ہے
قیمتِ حریت فقط شرطِ معاملت نہیں | مجھ سے ابھی تقاضۂ خاکِ وطن کچھ اور ہے
اس کے شہید کے لیے شرطِ کفن تو کچھ نہیں | اس کے شہید کا مگر رنگِ کفن کچھ اور ہے

شاعرِ انقلاب کا جوشِ سخن بجا مگر
ساغرِ نغمہ ریز کا کیفِ سخن کچھ اور ہے

ذوقِ عرفان

از عبدالجلیل صاحب دہلوی

تجھے ہم بادفا سمجھے ہوئے ہیں | فنا کو ہم بقا سمجھے ہوئے ہیں
عیاں ہو کر نہاں ہونا یکایک | اسے تیری ادا سمجھے ہوئے ہیں
تصور میں انہیں لائیں تو کیونکر | جنہیں ہم ماورا سمجھے ہوئے ہیں
وہی چھپتے ہیں نظروں سے ہماری | جنہیں ہم جابجا سمجھے ہوئے ہیں
نہیں اے ناخدا طوفاں کی بدل | خدا کو جو خدا سمجھے ہوئے ہیں -
وہی ہیں رمزِ الّا اللہ کے عارف | کہ جو مفہوم "لا" سمجھے ہوئے ہیں

جلیل آغازِ الفت ہی دنوں سے
جہاں سب انتہا سمجھے ہوئے ہیں